سن (مدنی) 1437

اَلحمدُللهِ رَبِّ العٰلَمِین وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالمُرسَلِین اَمَّا بعد فَاَعُوذُبِاللهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

یومیہ جدول برائے مہلکات

دورانیہ: 60 منٹ

1	بدگمانی کے بارے میں پڑھایا جائے، تعریف یاد کروائی جائے اور انفرادی طور پر سننے کی ترکیب بنائی جائے۔اس سے بچنے کی بھرپور نیت کروائی جائے۔
2	بخل کے بارے میں پڑھایا جائے، تعریف یاد کروائی جائے اور انفرادی طور پر سننے کی ترکیب بنائی جائے۔اس سے بچنے کی بھرپور نیت کروائی جائے۔
3	چغلی کے بارے میں پڑھایا جائے، تعریف یاد کروائی جائے اور انفرادی طور پر سننے کی ترکیب بنائی جائے۔اس سے بچنے کی بھرپور نیت کروائی جائے۔
4	حسد کے بارے میں پڑھایا جائے، تعریف یاد کروائی جائے اور انفرادی طور پر سننے کی ترکیب بنائی جائے۔اس سے بچنے کی بھرپور نیت کروائی جائے۔
5	ریاکاری کے بارے میں پڑھایا جائے، تعریف یاد کروائی جائے اور انفرادی طور پر سننے کی ترکیب بنائی جائے۔اس سے بچنے کی بھرپور نیت کروائی جائے۔
6	تکبر کے بارے میں پڑھایا جائے، تعریف یاد کروائی جائے اور انفرادی طور پر سننے کی ترکیب بنائی جائے۔اس سے بچنے کی بھرپور نیت کروائی جائے۔
7	غصہ کے بارے میں پڑھایا جائے، تعریف یاد کروائی جائے اور انفرادی طور پر سننے کی ترکیب بنائی جائے۔اس سے بچنے کی بھرپور نیت کروائی جائے۔
8	غیبت کے بارے میں پڑھایا جائے، تعریف یاد کروائی جائے اور انفرادی طور پر سننے کی ترکیب بنائی جائے۔اس سے بچنے کی بھرپور نیت کروائی جائے۔
9	زبانی/تحریری ٹیسٹ

مدنی پھول : کورس کے پہلے دن جدول کی ترکیب نہیں ہوگی نیز ہفتے میں 4 دن پڑھانے کی ترکیب ہوگی اس لیے 9 دن کا جدول حاضر ہے

اَلحمدُللهِ رَبِّ العٰلَمِین وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالمُرسَلِین اَمَّا بعد فَاَعُوذُبِاللهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

مدنی پھول :

☆مدرسہ کو چاہیئے کہ مَن وعَن تعریفات یاد کروائیں۔

☆تعریف پہلے چند بار پڑھا کر ذہن نشین کروائی جائے پھر چند ٹکڑوں میں توڑ توڑ کر اس طرح تکرار ہو کہ اچھی طرح تعریفات کے معنٰی سمجھ میں بھی آجائیں اور مَن وعَن الفاظ یاد بھی ہو جائیں۔

☆آئندہ ان باطنی امراض سے بچنے اور مدنی انعام نمبر 38 پر عمل کرنے کی نیت بھی کروائی جائے۔

بدگمانی

بدگمانی کی تعریف: دل میں کسی کے بارے میں بُرا یقین کرلینا۔(احیاء العلوم مترجم ۳ / ۴۵۵،مکتبۃ المدینہ، ملخصاً)

بدگمانی کا شرعی حکم: بدگمانی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) **حرام:** " اللہ عزوجل کے ساتھ بُرا گمان کرنا اور مؤمن کے ساتھ بُرا گمان کرنا۔"

(۲) **جائز:** "فاسقِ معلن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں آتے ہوں۔"(الماخوذ تفسیر خزائن العرفان، پ۲۶ الحجرات تحت الآیۃ) یاد رہے کہ جائز صورت میں بھی کسی کے عیوب اُچھالنے، بدگوئی کرنے کی اجازت نہیں کیونکہ اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "ہر مسلمان کی عزت، مال اور جان دوسرے (مسلمان) پر حرام ہے۔(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، الحدیث ۱۹۳۴)

بدگمانی کی علامات: جس کے بارے میں اُسے بدگمانی ہے اس کے متعلق قلبی کیفیت تبدیل ہو جائے، اس سے بہت نفرت کرنے لگے، اسے بوجھ تصور کرے، اس کے احوال کی رعایت، اس کے بارے میں پوچھ گچھ، اس کے عزت و اکرام، اس کے مصیبت میں مبتلاء ہونے کے سبب غمگیں ہونے کے معاملے میں کوتاہی کرے، یہ گمان کے جمنے اور اس پر یقین کرنے کی علامت ہے۔

بدگمانی سے متعلق فرامینِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

(۱) بدگمانی سے بچو بے شک بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب مایخطب علٰی خطبۃ اخیہ الحدیث ۵۱۴۳، ج۳، ص۴۴۶)

(۲) مسلمان کا خون، مال اور سے بدگمانی (دوسرے مسلمان پر) حرام ہے۔ (شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، الحدیث ۶۷۰۶ ج ۵ ص ۲۹۷)

(۳) جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بُرا گمان رکھا، بے شک اس نے اپنے رب سے بُرا گمان رکھا۔ بے شک اس نے اپنے رب سے بُرا گمان رکھا۔ (الدر المنثور، پ۲۶ الحجرات تحت الآیۃ ۱۲ ج ۷ ص ۵۶۶)

بدگمانی کی تباہ کاریاں: اس سے مزید آفتیں بھی جنم لیتی ہیں۔ مثلاً دل آزاری، غیبت، تجسس، بغض و کینہ، حسد، بہتان، قطع تعلقی۔۔۔

بدگمانی کا علاج:

1. اللہ عزوجل سے مدد طلب کیجیے۔
2. بدگمانی کے انجام پر نگاہ رکھتے ہوئے خود کو عذابِ الٰہی سے ڈرایئے۔
3. مسلمان بھائیوں کی خوبیوں پر نظر رکھنا۔
4. نیک کام کرنا تاکہ گمان بھی اچھے ہو جائیں۔
5. بُری صحبت سے بچنا۔
6. دل یا اعضاء سے بدگمانی کی تصدیق نہ کرنا۔
7. بدگمانی کی راہ یہ ہے کہ اُس پر یقین نہ کرے۔
8. مدنی انعامات پر عمل کیجیے۔

بدگمانی کے روحانی علاج:

1. جب بھی کسی سے متعلق بدگمانی محسوس ہو تو اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لیے اللہ عزوجل ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے۔

(مسند ابی یعلٰی، مسند انس بن مالک، الحدیث ۴۱۰۰، ج ۳، ص ۴۰۰ ملخصاً)

2. سورۂ اخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔

(الوظیفۃ الکریمہ، الاذکار الصاحبۃ، ص ۱۸)

3. سورۃ الناس پڑھ لینے سے بھی وسوسے دور ہوتے ہیں۔ (بدگمانی کے متعلق مزید جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۶۵ صفحات پر مشتمل کتاب بدگمانی اور احیاء العلوم کا مطالعہ کیجیے۔)

بخل

لغوی معنٰی: موجودہ چیز کو خرچ نہ کرنا۔

بخل کی تعریف: جہاں شرعاً یا عرف و عادت کے اعتبار سے خرچ کرنا واجب ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل ہے۔ زکوٰۃ، صدقۂ فطر وغیرہ میں خرچ کرنا شرعاً واجب ہے اور دوست احباب، عزیز رشتہ داروں پر خرچ کرنا عرف و عادت کے اعتبار سے واجب ہے۔ (صراط الجنان، جلد دوم، ص ۴ ۱)

بخل سے متعلق فرامینِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

(۱) مالدار بخل کرنے کی وجہ سے بلا حساب جہنم میں داخل ہوں گے۔۔ (فردوس الاخبار، باب السنن، ج ۱ ص ۴۴۴، ۹ ۳۳)

(۲) کوئی بخیل جنّت میں نہیں جائے گا۔ (معجم الاوسط، باب العین، من اسمہ علی ج ۳ ص ۵ ۱ ج ۶۶ ۴)

(۳) بخیل اللہ عزوجل سے دور ہے، جنّت سے اور آدمیوں سے دور ہے جب کہ جہنم سے قریب ہے۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلۃ، باب ماجآء فی السخاء ج ۳ ص ۳۸۷، ج ۱۹۶۸)

(۴) بخل جہنم میں ایک درخت ہے، جو بخیل ہے اُس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی ہے، وہ ٹہنی اسے جہنم میں داخل کیے بغیر نہیں چھوڑے گی۔ (شعب الایمان، الرابع والسبعون من شعب الایمان ج ۷، ص ۴۳۵ ح ۸۷۷ ۱)

بخل کا سبب: جان لیجیے! بخل کا سبب مال کی محبت ہے اور مال کی محبت کے دو اسباب ہیں۔

1: پہلا سبب خواہشات کی محبت ہے جن تک مال کے بغیر پہنچنا ممکن نہیں اور اس کے ساتھ لمبی زندگی کی امید بھی ہوتی ہے، کیونکہ اگر اسے یقینی طور پر معلوم ہو کہ وہ ایک دن یا ایک مہینے بعد مر جائے گا تو پھر مال خرچ کرنے میں سخاوت سے کام لے اور اگر امید کم ہو تو اس طویل امید کی جگہ اولاد آجاتی ہے تو وہ اُن کے لیے مال روک کر رکھتا ہے، اس لیے نبیِ اکرم، نورِ مجسم، شہنشاہِ بنی آدم نے ارشاد فرمایا: یعنی "اولاد بخل، بزدلی اور جہالت میں مبتلاء کرنے والی ہے۔" (سنن ابن ماجہ ابواب الادب، باب برالولد والاحسان، الخ، الحدیث ۳۶۶۶، ص ۶۹۶ بدون مجھلۃ) اور جب اس کے ساتھ ساتھ فقر کا خوف ہو اور رزق کے آنے کا پختہ یقین نہ ہو تو لا محالہ بخل مضبوط ہو جاتا ہے۔

2: دوسرا سبب یہ ہے کہ وہ مال سے محبت کرتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اسے اس مال کی کبھی ضرورت نہ پڑے گی کیونکہ وہ بوڑھا ہوتا ہے اور اس کی اولاد بھی نہیں ہوتی کیونکہ وہ بوڑھا ہوتا ہے لیکن وہ محض مال سے محبت کرتا ہے۔

یہ دل کا پُرانا مرض ہے اور ہم اللہ عزوجل سے پناہ مانگتے ہیں، ایسے شخص کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو کسی پر عاشق ہو جاتا ہے پھر اس کے قاصد (یعنی پیغام دینے والے) سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور اسے بھول جاتا ہے کیونکہ درہم ودینار کا مقصد حاجات تک پہنچنا ہے جب کہ یہ شخص مقصد کو بھول گیا اور وسیلہ وواسطہ پر عاشق ہو گیا اور جو شخص درہم اور پتھر میں سوائے حاجات کے پورا کرنے کے کوئی فرق کرے وہ جاہل ہے۔

(لباب الاحیاء بنام احیاء العلوم کا خلاصہ ص مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

بخل کا علاج:

جان لیجیئے! بخل کا علاج یہ ہے کہ خواہشات اور امید کم کرے اور کثرت سے موت کو یاد کرے، نیز ہم عصر لوگوں کی موت میں غور وفکر کرے، قبروں کی زیارت اور ان میں جو کیڑے مکوڑے ہیں ان میں غور وفکر کرے اور ان احوال میں سوچ وبچار کرے، اور اگر دل کی توجہ اولاد کی طرف ہو تو اس کا علاج یوں کرے کہ ان کو پیدا کرنے والے نے ان کا رزق بھی پیدا فرمایا ہے اور کتنے ہی بچّے ایسے ہیں جو میراث پاتے ہیں لیکن وہ ان کا رزق نہیں ہوتا اور کتنے ہی بچے ایسے ہیں کہ وہ مالِ وراثت نہیں پاتے لیکن اللہ عزوجل مال کی صورت میں انہیں رزق عطا فرما دیتا ہے۔ اگر اس کی اولاد نیک ہو گی تو اللہ عزوجل نیک لوگوں کا والی ہے اور اگر فاسق ہو گی تو اللہ عزوجل ان جیسوں کو مسلمانوں میں زیادہ نہ کرے کیونکہ وہ اپنے مال سے گناہوں پر مدد حاصل کرتے ہیں اور بخل سے چھٹکارے کا نفع بخش طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ لوگ بخیلوں کی مذمت کرتے ہیں اور ان سے نفرت کرتے ہیں اور سخاوت کرنے والوں کی تعریف کرتے اور ان میں رغبت رکھتے ہیں۔ (لباب الاحیاء بنام احیاء العلوم کا خلاصہ ص مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

چغلی

چغلی کی تعریف: کسی کی بات ضَرَر (یعنی نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا "چغلی" ہے۔

(عمدۃ القاری ج ۲ ص ۵۹۴، تحت الحدیث ۲۱۶)

چغلی کا حکم: چغلی کھانا ناجائز وحرام ہے۔ (بہارِ شریعت) کبھی ضروری بھی ہوتا ہے مثلاً جسے بات پہنچا رہا ہے نہ پہنچانے میں اسے نقصان ہو گا تو بات بتانا واجب ہے کیونکہ اب یہ چغلی نہیں خیر خواہی ہو گی۔ (حدیقہ ندیہ، ج ۲ ص ۴۲۷) مگر جب چغلی مطلقاً بولی جاتی ہے تو اس سے ممنوع چغلی مراد ہوتی ہے۔

چغلی کے متعلق فرامینِ مصطفٰی صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلّم

(۱) چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ (صحیح البخاری، ۴/ ۱۱۵، الحدیث ۵۶)

(۲) بے شک چغل خوری اور کینہ پروری دوزخ میں لے جائیں گے۔ (الترغیب والترہیب، ۳/ ۳۲۴ الحدیث ۵)

(۳) حسد کرنے والے اور چغلی کھانے والے اور کاہن کے پاس جانے والے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ (مجمع الزوائد ۸/ ۱۷۳ الحدیث ۱۳۱۲۶)

(۴) اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو چغلیاں کھاتے، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتے اور پاک باز لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

(۵) جھوٹ سے منہ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہے۔ (بہارِ شریعت ۱۶/ ۵۱۷)

چغلی کے اسباب:

1. جس کے بارے میں خبر دے رہا ہے اس کے ساتھ بُرائی کا ارادہ ہوتا ہے۔
2. جس سے بات بیان کر رہا ہے اس سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔
3. فضول اور جھوٹی باتوں میں مشغول ہو کر دل بہلانا ہوتا ہے۔

چغلی کا علاج: (۱) اللہ سے مدد طلب کیجیئے۔ (۲) چغلی کی ہلاکت خیزی پر غور کیجیئے۔ (۳) چغلی کے اسباب کا خاتمہ کیجیئے۔ (۴) اس کی تصدیق نہ کرے۔ (۵) اسے چغلی سے منع کرے۔ (۶) جو بات تمہیں بتائی گئی وہ تمہیں تجسس اور بحث پر نہ اُبھارے کہ تم اسی کو حقیقت سمجھنے لگ جاؤ۔ (۷) جس بات سے تم چغل خور کو منع کر رہے ہو اسے اپنے لیے پسند نہ کرو اور نہ ہی اس کی چغلی آگے بیان کرو۔ (۸) زبان کا قفلِ مدینہ لگایئے۔ (۹) مدنی انعامات پر عمل کیجیئے۔

(چغلی کے متعلق مزید معلومات کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب احیاء العلوم جلد ۳ کا مطالعہ کیجیئے۔)

حسد

حسد کی تعریف: کسی کی دینی یا دنیاوی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا یا ارادہ کرنا کہ کسی کو یہ نعمت نہ ملے "حسد" کہلاتا ہے۔ (الحدیقۃ الندیہ، الخلق الخامس عشر من الاخلاق الستین المذمومۃ، الخ ج ا ص ۶۰۰)

چغلی کے متعلق فرامینِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

(۱) حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی حسد، الحدیث ۴۹۰۳ ص ۱۵۸۳)

(۲) حسد ایمان کو اس طرح خراب کردیتا ہے جس طرح ایلوا (یعنی کڑوے درخت کا جمع ہوا رس) شہد کو خراب کردیتا ہے۔ (کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث ۷۴۳۷ ج ۳ ص ۱۸۶)

(۳) ابلیس اپنے چیلوں سے کہتا ہے کہ ظلم اور حسد کی طلب میں انسانوں کی مدد کیا کرو کیونکہ یہ دونوں چیزیں اللہ عزوجل کے نزدیک شرک کے برابر ہیں۔ (فردوس الاخبار الدیلمی، باب الف، فصل حکایۃ عن الانبیاء، الحدیث ۹۲۳ ج ا ص ۱۴۴)

حسد کی تباہ کاریاں: اللہ عزوجل و رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کی ناراضی، حسد ایمان بگاڑ دیتا، برے خاتمے کا اندیشہ، نیکیاں ضائع ہونا، نیکیوں کے ثواب سے محروم رہنا، دعا قبول نہ ہونا، ذلت و رسوائی کا سامنا ہو، سوچنے و سمجھنے کی صلاحیت کم ہو جانا، بغیر حساب کے جہنم میں داخلہ۔

حسد کی نشانیاں: (۱) محسود کی موجودگی میں چاپلوسی (بے جا تعریف کرنا)۔ (۲) پیٹھ پیچھے غیبت کرنا۔ (۳) محسود کی مصیبت پر خوش ہونا۔ (منہاج العابدین ص: ۷۳)

حسد کے اسباب: (۱) دشمنی اور بغض و عداوت (۲) تکبر (۳) احساسِ کمتری (۴) مقاصد کے فوت ہونے کا خوف (۵) حبِّ جاہ (۶) قلبی خباثت۔

حسد کا علاج:

(۱) توبہ کیجیئے (۲) دُعا کیجیئے۔ (۳) رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پر راضی رہیئے۔ (۴) حسد کے انجام پر نگاہ رکھتے ہوئے خود کو عذابِ الٰہی سے ڈرایئے۔ (۵) حسد کی تباہ کاریوں پر نظر رکھیئے۔ (۶) اپنی موت کو یاد کیجیئے۔ (۷) لوگوں کی نعمتوں پر نظر نہ رکھیئے۔ (۸) حسد کی عادت کو رشک میں بدلیئے۔ (۹) مدنی انعامات پر عمل کیجیئے۔

روحانی علاج:

1. اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کر دیجیئے۔
2. روزانہ 10 بار اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرِشتہ مقرّر کر دیتا ہے۔
3. سورۃ الاخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔ (الوظیفۃ الکریمہ ص ۲۱)
4. سورۃ النّاس پڑھ لینے سے بھی وسوسے دور ہوتے ہیں۔
5. هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم (پ ۲۷ الحدید ۳) کہنے سے فوراً وسوسہ دور ہو جاتا ہے۔
6. سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْخَلَّاقِ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْز (پ ۱۳ ابراہیم آیت ۱۹، ۲۰) کی کثرت اسے یعنی وسوسے کو جڑ سے قطع کر (یعنی کاٹ) دیتی ہے۔

(حسد کے متعلق مزید جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب حسد اور احیاء العلوم جلد سوم کا مطالعہ کیجیئے۔)

ریاکاری

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے علاوہ کسی اور نیت یا ارادے سے عبادت کرنا ریاکاری ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۳۳)

ریاکار کی علامتیں : ریاکار کی تین علامتیں ہیں۔

(۱) تنہائی میں ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو جوش دکھائے۔

(۲) اس کی تعریف کی جائے تو عمل میں اضافہ کر دے۔

(۳) اگر مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کر دے۔(الزواجر ۱/۷۵)

ریاکاری سے متعلق فرامینِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

(۱) بندہ لوگوں کو دِکھانے کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت نہ کرے۔(احیاء العلوم، ۳/۵۷۱)

(۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس عمل کو قبول نہیں فرماتا جس میں رائی کے دانے کے برابر بھی ریا ہو۔

(الترغیب والترہیب، ۱/ ۴۸، الحدیث: ۵۴)

(۳) ادنیٰ ریا بھی شرک ہے۔(المستدرک الحاکم، ۴/۴۰۶، الحدیث: ۵۲۳۱)

(۴) قیامت کے دن ریاکار کو یُوں بُلایا جائے گا او گنہگار! او دھوکے باز! او ریاکار! تیرا عمل بے کار اور تیرا ثواب ضائع ہو گیا، جا! اپنا اجر اس سے لے جس کے لیے تُو دنیا میں عمل کیا کرتا تھا۔(احیاء العلوم، ۲/۸۷۴)

(۵) جو شہرت کے لیے عمل کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے رسوا کرے گا، جو دِکھاوے کے لیے عمل کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عذاب دے گا۔(جامع الاحادیث ۷/ ۴۷۶)

(۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر ریاکار پر جنّت کو حرام کر دیا ہے۔(جامع الاحادیث، ۲/ ۴۷۶، الحدیث ۶۷۲۵)

(۷) جنّت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے مگر آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرنے والا اُسے نہ پا سکے گا۔(کنز العمال، ۳/ ۱۹۰، الحدیث: ۷۴۸۹)

ریاکاری کے دَرجات :

رِیا کے بہت دَرَجے ہیں، ہر درجے کا حکم علیحدہ ہے بعض رِیا شرک اَصغر ہیں، بعض رِیا حرام، بعض رِیا مکروہ، بعض ثواب، مگر جب ریا مطلقاً بولی جاتی ہے تو اس سے ممنوع رِیا مراد ہوتی ہے۔(مراۃ المناجیح، ج۷ ص ۱۲۷)

ریاکاری کے اسباب :

رِیاکاری کے بنیادی طور پر تین اسباب ہوتے ہیں۔

(۱) حُبِّ جاہ یعنی شہرت کی خواہش۔

(۲) مَذَمَّت کا خوف۔

(۳) مال و دولت کی حرص۔(فیضانِ سنّت: باب نیکی کی دعوت، حصّہ اول ص ۸۷)

ریاکاری کے علاج :

(۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کیجیے۔(۲) ریاکاری کی آفتوں اور ہلاکتوں کو پیشِ نظر رکھیے۔(۳) اس کے اسباب کا خاتمہ کیجیے۔(۴) اخلاص اپنا لیجیے کہ یہ رِیاکاری کی ضد ہے۔(۵) اپنی نیت کی حفاظت کیجیے۔(۶) دورانِ عبادت شیطانی وسوسوں سے بچیے۔(۷) تنہائی میں ہو یا لوگوں کے سامنے، ہمیشہ یکساں عمل کیجیے۔(۸) نیکی کر کے ظاہر مت کیجیے بلکہ اِسے چھپایئے۔(۹) اچھی صُحبت اختیار کیجیے۔(۱۰) مدنی انعامات پر عمل کیجیے۔

ریاکاری کے رُوحانی علاج :

1. روزانہ یہ دُعا تین بار پڑھ لیجیے اللہ عَزَّوَجَلَّ چھوٹی بڑی ہر طرح کی ریا دُور رکھے گا۔ دُعا یہ ہے:
   "اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَالَا اَعْلَمُ
2. جب بھی دل میں رِیاکاری کا خیال آئے تو " اَعُوذُبِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کر دیجیے۔
3. روزانہ دس بار اَعُوذُبِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرِشتہ مقرر کر دیتا ہے۔
4. سُورۃ الاخلاص گیارہ بار (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔(الوظیفۃ الکریمہ ص ۲۱)
5. سورۃ النّاس پڑھ لینے سے بھی وسوسے دور ہوتے ہیں۔(فیضانِ سنّت باب نیکی کی دعوت حصہ اول ص ۱۰۴) (ریاکاری کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه کی کتاب فیضانِ سنّت کے باب نیکی کی دعوت کے صفحہ ۶۳ تا ۱۰۶ کا مطالعہ کیجیے)

تکبر

تکبر کی تعریف : "خود کو افضل دوسروں کو حقیر جاننے کا نام تکبر ہے۔" (تکبر ص ۱۶)

چُنانچہ رسولِ اکرم نورِ مجسّم نے ارشاد فرمایا "اَلْکِبْرُ بطر الحق وغمط الناس یعنی تکبر حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔ (مسلم)

حدیثِ مبارکہ: حضورِ نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن متکبرین کو انسانی شکلوں میں چیونٹیوں کی مانند اٹھایا جائے گا، ہر جانب سے ان پر ذلت طاری ہوگی، انہیں جہنم کے بُولَس نامی قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا اور بہت بڑی آگ انہیں لپیٹ میں لے کر ان پر غالب آجائے گی، انہیں طینۃ الخبال یعنہ جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ (ترمذی)

تکبر کی تین قسمیں اور ان کا حکم:

(۱) "اللہ کے مقابلے میں تکبر" تکبر کی یہ قسم کفر ہے۔

(۲) "اللہ کے رسولوں کے مقابلے میں تکبر" تکبر کی یہ قسم بھی کفر ہے اس کی صورت یہ ہے کہ جہالت اور بغض و عداوت کی بناء پر رسول کی پیپروی نہ کرنا یعنی خود کو عزت والا اور بُلند سمجھ کر یوں تصور کرنا کہ عام لوگوں جیسے ایک انسان کا حکم کیسے مانا جائے۔

(۳) "بندوں کے مقابلے میں تکبر" یعنی اللہ ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے علاوہ مخلوق میں سے کسی پر تکبر کرنا، وہ اس طرح کہ اپنے آپ کو بہتر اور دوسرے کو حقیر جان کر اس پر بڑائی چاہنا اور مساوات یعنی باہم برابری کو ناپسند کرنا، یہ صورت اگرچہ پہلی دو صورتوں سے کم تر ہے مگر یہ بھی حرام ہے۔ (احیاء العلوم)

تکبر کے اسباب و علاج:

(۱) پہلا سبب علم ہے اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ معلم الملکوت کے منصب تک پہنچنے والے شیطان کے انجام کو یاد رکھے اسے اس تکبر کے نتیجے میں قیامت تک کی ذلت ورسوائی ملی اور وہ جہنم کا حقدار ٹھہرا۔

(۲) دوسرا سبب عبادت وریاضت ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنے آپ کو یوں ڈرائے کہ کیا خبر یہ عبادت جس پر میں گھمنڈ کر رہا ہوں وہ میرے اس تکبر کے سبب رب کی بارگاہ میں مقبول ہونے کے بجائے مردود ہو جائے اور جنّت میں داخلے کے بجائے جہنم میں داخلے کا سبب بن جائے۔

(۳) تیسرا سبب مال ودولت ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اس بات کا یقین رکھے کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ اسے یہ سب کچھ یہیں چھوڑ کر خالی ہاتھ دنیا سے جانا پڑے گا۔

(۴) چوتھا سبب حسب ونسب ہے۔ کہ بندہ اپنے آباؤاجداد کے بل بُوتے پر اکڑتا اور سدوسروں کو حقیر جانتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ آباؤاجداد پر فخر کرنے والوں کے لیے جہنم کی وعید ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اپنے فوت شدہ آباؤاجداد پر فخر کرنے والی قوموں کو باز آجانا چاہیئے کیوں کہ وہی جہنم کا کوئلہ ہیں، یا وہ قومیں اللہ کے نزدیک گندگی کے ان کیڑوں سے بھی حقیر ہو جائیں گی جو اپنی ناک سے گندگی کو کریدتے ہیں، اللہ نے تم سے جاہلیت کا تکبر اور ان کا اپنے آباء پر فخر کرنا ختم فرما دیا ہے۔ اب آدمی متقی ومؤمن ہوگا یا بدبخت وبدکار، سب لوگ حضرتِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہیں اور حضرتِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔"

(۵) پانچواں سبب کامیابی وکامرانی ہے کہ جب کسی کو پے در پے کامیابیاں ملتی ہیں تو وہ ناکام ہونے والوں کو حقیر سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ یہ نہ بھولے کہ وقت ایک سا نہیں رہتا، بلندیوں پر پہنچنے والوں کو اکثر واپس پستی میں بھی آنا پڑتا ہے، ہر کمال کو زوال ہے۔

(۶) چھٹا سبب حسن وجمال ہے کہ بندہ اپنے ظاہری حسن وجمال کے سبب تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنی ابتداء وانتہا پر غور کرے کہ میرا آغاز ناپاک نطفہ اور انجام سڑا ہوا مردہ ہونا ہے، نیز عمر کے ہر دور میں حسن یکساں نہیں رہتا بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ بھی ماند پڑ جاتا ہے، یہ بھی پیشِ نظر رکھے کہ میرے اسی حسن وجمال والے بدن سے روزانہ پیشاب، پاخانہ، بدبودار پسینہ، میل کچیل اور دیگر گند نکلتا ہے، میں اپنے ہاتھوں سے پاخانہ پیشاب صاف کرتا ہوں تو کیا ان چیزوں کے ہوتے ہوئے فقط ظاہری حسن وجمال پر تکبر کرنا زیب دیتا ہے؟ یقیناً نہیں۔

(۷) ساتواں سبب طاقت وقوت ہے کہ جس کا قد کاٹ اچھا ہو، کھاتا پیتا اور سینہ چوڑا ہو تو وہ بسا اوقات کمزور جسم والے کو حقیر سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنے نفس کا یوں محاسبہ کرے کہ طاقت وقوت اور پُھرتی تو جانوروں میں بھی ہوتی ہے بلکہ انسان سے زیادہ ہوتی ہے تو پھر اپنے اندر اور جانوروں میں مشترکہ صفت پر تکبر کرنا کیسا؟ حالانکہ ہمارے جسم کی طاقت وقوت کا تو یہ حال ہے کہ تھوڑا سا بیمار ہو جائیں تو طاقت کا سارا نشہ اتر جاتا ہے، معمولی سی گرمی برداشت نہیں ہوتی، اگر خدانخواستہ اس تکبر کی وجہ سے کل بروزِ قیامت رب ناراض ہو گیا اور جہنم میں آگ کا عذاب دیا گیا تو اُسے کیسے برداشت کریں گے؟ (احیاء العلوم)

غصہ

"غَضَب یعنی غصہ" نفس کے اس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دَفْع (دور) کرنے پر اُبھارے۔

(مرآۃ المناجیح ج ۶، ص ۶۵۵، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، مرکز الاولیاء لاہور)

غصہ سے متعلق فرامینِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

(۱) لَا تَغْضَبْ وَلَکَ الْجَنَّۃُ یعنی غصہ نہ کرو تمہارے لیے جنّت ہے۔ (مجمع الزوائد ج ۸، ص ۱۳۴، حدیث ۱۲۹۹۰ دار الفکر بیروت)

(۲) طاقتور وہ نہیں جو پہلوان ہو، دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔
(صحیح بخاری ج ۴، ص ۱۳۰ حدیث: ۶۱۱۴، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۳) جو غصہ پی جائے گا حالانکہ وہ نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رِضا سے معمور فرمادے گا۔ (کنز العمال ج ۳، ص ۱۳۶، حدیث: ۷۱۶۰، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۴) آدمی کا کوئی گھونٹ پینا اس غصہ کے پینے سے افضل نہیں جو وہ رضائے اِلٰہی کے لیے پیتا ہو۔
(سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب العلم، ج ۴، رقم ۴۱۸۹، ص ۴۶۳)

غصے کے دَرَجات: اس کے تین دَرَجات ہیں۔

تفریط: یعنی غصے کا بالکل نہ ہونا یا کم ہونا۔ یہ مذموم ہے، ایسے لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان میں حمیت و غیرت نام کی کوئی چیز نہیں۔

اِفْراط: یعنی غصہ انسان پر اس قدر غالب آجائے کہ بندے کو عقل و دین کی سوجھ بوجھ رہے نہ اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کام کرے یہ بھی مذموم ہے۔

اعتدال: (اِفراط و تفریط کے بجائے) وہ غصہ جو عقل اور دین کے تابع ہو یعنی جہاں غیرت کا معاملہ ہو وہاں غصہ آئے اور جہاں بُردباری کا موقع ہو وہاں غصہ نہ آئے۔ یہ غصہ قابلِ تعریف ہے۔ (ماخوذ احیاء العلوم ج ۲ ص ۵۱۱ تا ۵۱۶)

غصے کے اسباب: غصے کے چند اسباب یہ ہیں فخر و غرور، خود پسندی، مزاح، فضول گفتگو کرنا، لوگوں کا مذاق اڑانا، عار دلانا، جھگڑنا، بات کاٹنا، زائد از ضرورت مال اور جاہ و منصب کی شدید حرص کرنا۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۵۲۵ مکتبۃ المدینہ)

غصّے کی تباہ کاریاں: غصّہ کثیر باطنی بیماریوں کا سبب بنتا ہے جیسا کہ

(۱) حسد (۲) غیبت (۳) چغلی (۴) کینہ (۵) قطع تعلق (۶) جُھوٹ (۷) آبروریزی (۸) دوسرے کو حقیر جاننا (۹) گالی گلوچ (۱۰) تکبر (۱۱) بے جا مار دھاڑ (۱۲) تمسخر (مذاق اُڑانا) (۱۳) قطعِ رحمی (۱۴) بے مروّتی (۱۵) شماتت یعنی کسی کے نقصان پر راضی ہونا۔ (۱۶) احسان فراموشی وغیرہ۔

غصے کا علاج:

1. اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھیے۔
2. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ پڑھیے۔
3. چُپ ہو جائیے۔
4. وُضو کر لیجیے۔
5. ناک میں پانی چڑھائیے۔
6. کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیے۔
7. بیٹھے ہیں تو لیٹ جائیے اور زمین سے چپٹ جائیے۔
8. اپنے خد (گال) کو زمین سے ملا دیجیئے۔ (وُضو ہو تو سجدہ کر لیجیے) تاکہ احساس ہو کہ میں خاک سے بنا ہوں لہٰذا بندے پر غصہ کرنا مجھے زیب نہیں دیتا۔ (احیاء العلوم ج ۳، ص ۳۸۸، ۳۸۹)

غصے کا روحانی علاج:

1. جس کو غصہ گناہ کرواتا ہو اسے چاہیے کہ ہر نماز کے بعد ۲۱ بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے۔
2. کھانا کھاتے وقت تین تین بار پڑھ کر کھانے اور پانی پر دم کرلے۔
3. چلتے پھرتے کبھی کبھی یَا اَللہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ کہہ لیا کرے۔
4. چلتے پھرتے یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن پڑھتا رہے۔
5. پارہ ۴ آلِ عمران کی ۱۳۴ ویں آیت کا یہ حصہ روزانہ سات بار پڑھتا رہے۔ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْن (پارہ ۴، آلِ عمران، ۱۳۴) (غصّے کا علاج ص ۳۰)

حجۃ الاسلام حضرتِ سیّدُنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: "غصہ کا علاج اور اس باب میں محنت و مشقت برداشت کرنا فرض ہے کیونکہ اکثر لوگ غصّے کے باعث جھنم میں جائیں گے۔

(کیمیائے سعادت ج ۲، ص ۶۰۱ انتشارات گنجینہ تہران)

(غصے کے متعلق مزید جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے "غصے کے علاج" اور کتاب "احیاء العلوم (مترجم) جلد سوم کا مطالعہ کیجیے۔)

غیبت

غیبت کی تعریفات:

کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی بُرائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔ (بہارِ شریعت) حضرتِ علامہ ابو الفرج عبد الرحمٰن بن جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں غیبت کی جو تعریف بیان فرمائی وہ یہ ہے: "تو اپنے بھائی کو

ایسی چیز کے ذریعے یاد کرے کہ اگر وہ سُن لے یا یہ بات اُسے پہنچے تو اسے ناگوار گزرے اگرچہ تُو اس میں سچا ہو خواہ اس کی ذات میں کوئی نقص (خامی) بیان کرے یا اس کی عقل میں یا اس کے کپڑوں میں یا اس کے قول یا فعل میں کوئی کمی بیان کرے یا اس کے دین یا اس کے گھر میں کوئی نقص (عیب) بیان کرے یا اس کی سواری یا اس کی اولاد، اس کے غلام یا اس کی کنیز میں کوئی عیب بیان کرے یا اس سے متعلق (یعنی تعلق رکھنے والی) کسی بھی شے کا (بُرائی کے ساتھ) تذکرہ کرے یہاں تک کہ تیرا یہ کہنا کہ اس کی آستین یا دامن لمبا ہے سب غیبت میں داخل ہیں۔ (بحر الدموع) حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حجر مکّی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں علماءِ کرام رحمہم اللہ السلام فرماتے ہیں انسان کے کسی ایسے عیب کا ذکر کرنا جو اس میں موجود ہو غیبت کہلاتا ہے، اب وہ عیب چاہے اُس کے دین، دنیا، ذات، اخلاق، مال، اولاد، بیوی، خادم، غلام، عمامہ، لباس، حرکات و سکنات، مسکراہٹ، دیوانگی، ترش روئی اور خوش روئی وغیرہ کسی بھی چیز میں ہو جو اس کے متعلق ہو، جسمانیت میں غیبت کی مثال اندھا، لنگڑا، گنجا، ٹھگنا، لمبا، کالا اور زرد وغیرہ کہنا۔ دین میں غیبت کی مثالیں: فاسق، چور، خائن، ظاہر، نماز میں سستی کرنے والا، اور والدین کا نافرمان وغیرہ کہنا۔ مزید آگے چل کر نقل فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ "غیبت میں کھجور کی سی مٹھاس اور شراب جیسی تیزی اور سُرور ہے۔" "اللہ عَزَّوَجَلَّ اس آفت سے ہماری حفاظت فرمائے اور ہماری طرف سے غیبت والوں کے حقوق (محض اپنے فضل و کرم سے) خود ہی ادا فرمائے، کیونکہ اس عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ انہیں کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر ج۲ ص۱۹)

غیبت کی تباہ کاریاں ایک نظر میں:

قرآن و حدیث اور اقوالِ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن سے منتخب کردہ غیبت کی تباہ کاریوں پر ایک سرسری نظر ڈالئے۔ شاید خائفین کے بدن میں جُھرجُھری کی لہر دوڑ جائے، جگر تھام کر ملاحظہ فرمائیے،

☆غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے، ☆بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ☆غیبت سے نماز روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے۔ ☆غیبت نیکیاں جَلا دیتی ہے۔ ☆غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخر میں جنّت میں داخل ہوگا، الغرض غیبت گناہِ کبیرہ قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ☆غیبت زِنا سے سخت تر ہے۔ ☆مسلمان کی غیبت کرنے والا سود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے۔ ☆غیبت کو اگر سمندر میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر بدبودار ہو جائے۔ ☆غیبت کرنے والے کو جہنم میں مردار کھانا پڑے گا۔ ☆غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہوگا۔ ☆غیبت کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا۔ ☆غیبت کرنے والا قیامت میں کتے کی شکل میں اُٹھے گا۔ ☆غیبت کرنے والا جہنم کا بندر ہوگا۔ ☆غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا۔ ☆غیبت کرنے والا جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہوگا اور اس سے جہنمی بھی بیزار ہوں گے۔ ☆غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنم میں جائے گا۔

غیبت کے اسباب:

غیبت پر اُبھارنے والے چند اسباب یہ ہیں۔

(۱) غصّہ (۲) بغض و کینہ (۳) حسد (۴) گہرے دوست یا گھر کے کسی اہم فرد کی حمایت کا جذبہ بے جا (۵) ہنسی مذاق کی لَت (ایسا شخص دوسروں کو ہنسانے کے لیے لوگوں کی نقلیں اُتار کر بھی بسا اوقات غیبت میں مبتلاء ہو جاتا ہے۔)

غیبت کا اِجمالی (یعنی مختصر) علاج:

غیبت کا اجمالی یعنی مختصر علاج یہ ہے کہ اس کے اسباب کا خاتمہ کیا جائے مثلاً غصہ بھی اس کا ایک سبب ہے تو جب کسی پر غصہ آجائے اور اس کی غیبت کرنے اور عیب کھولنے کا جذبہ پیدا ہو تو فوراً غور کیجئے کہ اگر میرے اس عمل پر اللہ عَزَّوَجَلَّ غضب ناک ہو گیا اور اس نے میرے عیوب کھول دیئے تو میں کیا کروں گا؟ حسد بھی "غیبت" کا ایک سبب ہے اس کا علاج بھی کیجیئے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "جو موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرے اس کے حسد اور خوشی میں کمی آجائے گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج۸ ص۷۶ رقم ۴)

گھریلو ناچاقیاں ختم کیجیئے کہ اس سے غیبت کا بہت بڑا دروازہ کھلتا ہے، گھر کے ناراض افراد مثلاً ماں باپ، بھائی بہن نیز دیگر رشتے داروں سے صلح کر لیجئے اور آئندہ بھی ہر گز ان سے نہ بگاڑیئے، مذاق مسخری کی عادت پر خود پر پابندی لگا دیجیئے، جب غیبت کرنے کو جی چاہے تے واس کے دنیوی و اخروی نقصانات پر غور کیجیئے، اس کے عذابات ذہن میں دوہرایئے، نیز غیبت کے سبب ہونے والی نیکیوں کی کمی۔ گناہوں کی زیادتی اور بُرے خاتمے کے خوف سے خود کو ٹھیک ٹھاک ڈرا دیجئے، غیبت کی تباہ کاریوں اور اس پر ملنے والے عذابوں کا وقتاً فوقتاً مطالعہ کرتے رہیئے، ورنہ توجہ ہٹ جانے کی صورت میں غیبت پر دوبارہ دلیر ہو جانے کا خطرہ رہے گا۔